www.KitaboSunnat.com

مقالات

وحید بن عبدالسلام بالی
مترجم: حافظ محمد اسحٰق زاہد

شریر جادوگروں کا قلع قمع کرنے والی تلوار

[الصارم التبّار في التصدي للسحرة الأشرار]

زیر نظر تحریر جادو کے بارے میں ایک اہم کتابچہ کا اُردو ترجمہ ہے جسے ایک تجربہ کار صاحب علم نے عربی میں تحریر کیا ہے، اس کتاب میں قرآن وسنت سے واضح استدلال کے علاوہ جادو کے توڑ کے اسلامی طریقوں پر بھی کافی وشافی تفصیل موجود ہے جس بنا پر اس کو کافی پسند کیا گیا ہے اور عربی میں اس کے دسیوں ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔
ادارۂ محدث کے دیرینہ رکن حافظ محمد اسحٰق زاہد (کویت) نے اس کا سلیس ترجمہ کر کے واقعتا ایک اہم کمی پوری کی ہے کیونکہ ہمارے ہاں جادو کے بڑھتے رجحان کے بالمقابل شرعی رہنمائی کے لئے مناسب اُسلوب واستدلال میں کوئی موزوں کتاب اردو میں دستیاب نہیں تھی، محدث میں چند اَقساط میں اس کتاب کا مسلسل ترجمہ نذرِ قارئین ہے (ح.م)

تقدیم: جادو کا موضوع ان اہم موضوعات میں سے ہے جن کا بحث وتحقیق اور تصنیف وتالیف کے ذریعے تعاقب کرنا علماء کے لئے ضروری ہے، کیونکہ جادو عملی طور پر ہمارے معاشروں میں بھرپور انداز سے موجود ہے، اور جادوگر چند روپوں کے بدلے دن رات فساد پھیلانے پر تلے ہوئے ہیں، جنہیں وہ کمزور ایمان والے اور ان کینہ پرور لوگوں سے وصول کرتے ہیں جو اپنے مسلمان بھائیوں سے بغض رکھتے اور انہیں جادو کے عذاب میں مبتلا دیکھ کر خوشی محسوس کرتے ہیں۔

علماء کے لئے ضروری ہے کہ وہ جادو کے خطرے اور اس کے نقصانات کے متعلق لوگوں کو خبردار کریں، اور جادو کا شرعی طریقے سے علاج کریں تاکہ لوگ اس کے توڑ اور علاج کے لئے جادوگروں کا رخ نہ کریں، اسی ضرورت کے پیش نظر میں اپنے قارئین کی خدمت میں یہ کتاب پیش کر رہا ہوں۔ یہ کتاب ایک کم علم آدمی کی سادہ سی کوشش ہے اور اس کا اہم مقصد یہ ہے کہ جادو اور اس کی تاثیر سے بیمار پڑ جانے والے لوگوں اور اسی طرح حسد اور نظر بد کا مسلمان شرعی طریقوں سے علاج کر سکیں تاکہ لوگ ان جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے پاس جانے سے پرہیز کریں جو ان کے عقائد کو تباہ اور ان کی عبادت کو خراب کر دیتے ہیں۔

اس کتاب میں جو بات بھی آپ کو خلافِ کتاب وسنت معلوم ہو اس کو ترک کر کے کتاب وسنت پر عمل کریں۔ مجھے میری غلطی کے متعلق آگاہ کرنے والے ہر شخص کے لئے میں دعاگو ہوں۔ (وحید بن عبدالسلام بالی ۱۴۱۰/۱ھ)

(حصہ اوّل)

سِحر [جادو] کی تعریف

سحر ...... لغوی اعتبار سے

جادو کے لئے عربی زبان میں سِحر کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کی تعریف علماء نے یوں کی ہے:
اللّیث کہتے ہیں: "سحر وہ عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مدد لی جاتی ہے"

الأزھری کہتے ہیں "سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام[۲] ہے"

اور ابن منظور اس کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"ساحر (جادوگر) جب باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹ کر سامنے لاتا ہے تو گویا وہ اسے دیگر حقیقت سے پھیر دیتا ہے"۔[۳]

ابن عائشہ سے مروی ہے کہ "عربوں نے جادو کا نام سحر اس لئے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتا ہے"۔[۴]

ابن فارس سحر کے متعلق کہتے ہیں:

"ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ 'سحر' باطل کو حق کی شکل میں پیش کرنا ہے"۔[۵]

المعجم الوسیط میں 'سحر' کی تعریف یوں ہے:

"سحر" وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو"۔[۶]

صاحب محیط المحیط کہتے ہیں:

"سحر یہ ہے کہ کسی چیز کو بہت خوبصورت بنا کر پیش کیا جائے تاکہ لوگ اس سے حیران ہو کر رہ جائیں۔[۷]

سحر...... شریعت کی اصطلاح میں

شرعی اصطلاح میں 'سحر' کی تعریف کچھ اس طرح سے کی گئی ہے:

امام فخر الدین الرازی کہتے ہیں:

"شریعت کے عرف میں 'سحر' (جادو) ہر اس کام کے ساتھ مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو۔ اسے اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور دھوکہ دہی اس میں نمایاں ہو"۔[۸]

امام ابن قدامہ مقدسی کہتے ہیں:

"جادو" ایسی گرہوں اور ایسے دَم درود اور الفاظ کا نام ہے جنہیں بولا یا لکھا جائے، یا یہ کہ جادوگر ایسا عمل کرے جس سے اس شخص کا بدن یا دل یا عقل متاثر ہو جائے جس پر جادو کرنا مقصود ہو۔"

اور جادو واقعتہً اثر رکھتا ہے، چنانچہ جادو سے کوئی شخص قتل بھی ہو سکتا ہے، بیمار بھی ہو سکتا ہے اور اپنی بیوی کے قرب سے عاجز بھی آ سکتا ہے، بلکہ جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی بھی ڈال سکتا ہے اور ایک دوسرے کے دل میں نفرت بھی پیدا کر سکتا ہے اور محبت بھی۔[۹]

امام ابن قیمؒ کہتے ہیں:

"جادو" اَرواحِ خبیثہ کے اثر و نفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہو جاتی ہیں"۔[۱۰]

غرض سحر جادوگر اور شیطان کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کا نام ہے جس کی بنا پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادوگر کچھ حرام اور شرکیہ امور کا ارتکاب کرتا ہے اور شیطان اس کے بدلے میں جادوگر کی مدد کرتا ہے اور اس کے مطالبات کو پورا کرتا ہے۔

شیطان کا قرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے بعض طریقے

شیطان کو راضی کرنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے مختلف وسائل ہیں، چنانچہ بعض جادوگر اس مقصد کے لئے قرآن مجید کو اپنے پاؤں سے باندھ کر بیت الخلا میں جاتے ہیں اور بعض قرآن مجید کی آیات کو گندگی سے لکھتے ہیں، بعض انہیں حیض کے خون سے لکھتے ہیں، بعض قرآنی آیات کو اپنے پاؤں کے نچلے حصوں پر لکھتے ہیں، کچھ جادوگر سورۂ فاتحہ کو الٹا لکھتے ہیں اور کچھ بغیر وضو کے نماز پڑھتے ہیں اور کچھ ہمیشہ حالتِ جنابت میں رہتے ہیں اور کچھ جادوگروں کو شیطان کے لئے جانور ذبح کرنا پڑتے ہیں اور وہ بھی بسم اللہ پڑھے بغیر، اور ذبح شدہ جانور کو ایسی جگہ پر پھینکنا پڑتا ہے جس کو خود شیطان طے کرتا ہے۔

بعض جادوگر ستاروں کو سجدہ کرتے اور ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور بعض کو اپنی ماں یا بیٹی سے زنا کرنا پڑتا ہے اور کچھ کو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں ایسے الفاظ لکھنا پڑتے ہیں جن میں کفریہ معانی پائے جاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان جادوگر سے پہلے کوئی حرام کام کرواتا ہے پھر اس کی مدد اور خدمت کرتا ہے۔ چنانچہ جادوگر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا، شیطان اتنا زیادہ اس کا فرمانبردار ہوگا اور اس کے مطالبات کو پورا کرنے میں جلدی کرے گا، اور جب جادوگر شیطان کے بتائے ہوئے کفریہ کاموں کو بجالانے میں کوتاہی کرے گا، شیطان بھی اس کی خدمت کرنے سے رک جائے گا اور اس کا نافرمان بن جائے گا۔ سو جادوگر اور شیطان ایسے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر ہی آپس میں ملتے ہیں، اور آپ جب کسی جادوگر کے چہرے کی طرف دیکھیں گے تو آپ کو میری یہ باتیں یقیناً درست معلوم ہوں گی کیونکہ اس کے چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوا ہوتا ہے گویا وہ سیاہ بادل ہو۔

اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہوں تو یقیناً اسے زبوں حالی کا شکار پائیں گے۔ وہ اپنی بیوی، اپنی اولاد اور حتیٰ کہ اپنے آپ سے تنگ آچکا ہوتا ہے۔ اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اور اس پر مستزاد یہ کہ شیطان خود اس کے بیوی بچوں کو اکثر و بیشتر ایذا دیتے رہتے ہیں اور ان کے درمیان شدید اختلافات پیدا کر دیتے ہیں۔ سچ فرمایا ہے اللہ رب العزت نے:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ (11)

"اور جس نے میرے دین سے منہ موڑ لیا (دنیا میں) اس کی زندگی تنگ گزرے گی۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادو کا وجود قرآن وسنت کی روشنی میں (حصہ دوم)

(۱) جنوں اور شیطانوں کے وجود پر دلائل

جن، شیطان اور جادو کے درمیان بہت گہرا تعلق ہوتا ہے، بلکہ جادو کی بنیاد ہی جنات اور شیاطین ہیں، بعض لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر جادو کی تاثیر کے قائل نہیں، اس لئے پہلے جنات وشیاطین کے وجود پر دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

قرآنی دلائل

(۱) ﴿ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْآنَ﴾ (۱۲)

"اور یاد کیجئے جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر کر لائے"

(۲) ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ آيَاتِيْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا﴾ (۱۳)

"جنو اور آدمیو! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کی ملاقات سے تم کو ڈراتے"

(۳) ﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا﴾ (۱۴)

"کہہ دیجئے، مجھے یہ وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند شخصوں نے (مجھ سے قرآن) سنا، پھر کہنے لگے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا"

(۴) ﴿وَاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا﴾ (۱۵)

"اور (ہوا یہ کہ) بعض آدم زاد لوگ کچھ جنوں کی پناہ لیتے تھے جس سے ان کا دماغ اور چڑھ گیا"

(۵) ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلاَةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ (۱۶)

"شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں آپس میں دشمنی اور کینہ پیدا کردے، اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے باز رکھے، تو اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں؟"

(۶) ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهُ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (۱۷)

"اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو، اور جو کوئی اس کی پیروی کرے گا (وہ گمراہ ہوگا اس لئے کہ) وہ تو بے حیائی اور برے ہی کام کرنے کو کہے گا"

اس کے علاوہ بھی قرآن مجید کی بہت ساری آیات اس بارے میں موجود ہیں، بلکہ جنات کے متعلق ایک مکمل سورت قرآن مجید میں موجود ہے۔ لفظ جنّ قرآن مجید میں ۲۲ مرتبہ آیا ہے، لفظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجآنّ سات مرتبہ اور لفظ شیطان ۶۸ مرتبہ اور لفظ شیاطین ۱۷ مرتبہ ذکر کیا گیا ہے، جس سے اس موضوع کے متعلقہ قرآنی دلائل کی کثرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حدیث میں سے چند دلائل

(۱) حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ

"رسول اللہ ﷺ ایک رات کو ہم سے اچانک غائب ہوگئے، چنانچہ ہم انہیں وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کرنے لگے، اور آپس میں ہم نے کہا کہ شاید آپ کو اغوا کرلیا گیا ہے یا قتل کردیا گیا ہے۔ ہماری وہ رات انتہائی پریشانی کے عالم میں گزری، صبح ہوئی تو ہم نے آپ کو غارِ حرا کی جانب سے آتے ہوئے دیکھا، ہم نے آپ کو بتایا کہ رات آپ اچانک ہم سے غائب ہوگئے تھے، ہم نے آپ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ کے نہ ملنے پر رات بھر پریشان رہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا، اور جاکر انہیں قرآن مجید پڑھ کر سنایا"...... پھر آپ ﷺ ہمیں لے کر اس جگہ پر گئے اور ہمیں ان کے نشانات اور ان کی آتشیں علامات دکھائیں، اور آپؐ نے یہ بھی بتایا کہ جنوں نے آپؐ سے کچھ مانگا تو آپؐ نے فرمایا: "ہر ایسی ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر بسم اللہ کو پڑھا گیا ہو، اور ہر گوبر تمہارے جانوروں کا کھانا ہے" پھر آپؐ ہمیں کہنے لگے "لہٰذا تم ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجاء مت کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کا کھانا ہے"(۱۸)

(۲) حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ

"رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریاں اور دیہاتی ماحول بہت پسند ہے، سو جب تم اپنی بکریوں اور اپنے دیہات میں ہو اور اذان کہو تو اپنی آواز بلند کرلیا کرو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو جن، جو انسان اور جو چیز بھی سنتی ہے وہ قیامت والے دن اس کے حق میں گواہی دے گی"(۱۹)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ

"رسول اکرم ﷺ اپنے چند ساتھیوں کو لے کر نکلے اور ان کا ارادہ عُکاظ کے بازار میں جانے کا تھا، اور ادھر شیاطین اور آسمان سے آنے والی خبروں کے درمیان رکاوٹیں پیدا کردی گئی تھیں اور ان (شیطانوں) پر ستارے ٹوٹنے لگ گئے تھے، چنانچہ وہ جب اپنی قوم کے پاس خالی واپس آئے تو اسے آکر بتاتے کہ ہمیں کئی رکاوٹوں کا سامنا ہے اور ہم پر شہابِ ثاقب کی مار پڑنے لگ گئی ہے، تو وہ آپس میں کہتے کہ ایسا کسی بڑے واقعے کی وجہ سے ہورہا ہے لہٰذا مشرق و مغرب میں جاؤ اور دیکھو کہ یہ رکاوٹیں کیوں پیدا ہورہی ہیں؟

چنانچہ تہامہ کا رخ کرنے والے شیاطین (جنات) آپؐ کی طرف آنکلے، آپؐ اس وقت نخلہ میں تھے اور عکاظ میں جانے کا ارادہ فرمارہے تھے۔ آپؐ نے فجر کی نماز پڑھائی، ان جنات کے کانوں میں قرآن کی آواز پڑی تو وہ اسے غور سے سننے لگ گئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہی وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز ہے جو ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک رہی ہے، سو یہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے ..ران سے کہنے لگے: "ہم نے عجیب وغریب قرآن سنا ہے، جو کہ بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اپنے پروردگار کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے۔"

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ کو اتار دیا اور آپ ﷺ کو جنوں کی بات کے متعلق بذریعہ وحی آگاہ کر دیا گیا۔"(۲۰)

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فرشتوں کو نور سے، جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدمؑ کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہارے لئے بیان کر دی گئی ہے"(۲۱)

(۵) حضرت صفیہؓ بنت حیی سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"بیشک شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے"(۲۲)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی جب بھی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب بھی پانی پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا، پیتا ہے"(۲۳)

(۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، شیطان اس کے پہلو میں نوک دار چیز چبھوتا ہے جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی ماں کے"(۲۴)

(۸) رسول اکرم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہا ہو، تو آپؐ نے فرمایا: "یہ وہ شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے"(۲۵)

(۹) ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، سو جو شخص خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے وہ اپنی بائیں طرف تین بار آہستہ سے تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے، ایسا کرنے سے برا خواب اس کے لئے نقصان دہ نہیں ہوگا"(۲۶)

(۱۰) ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی جب بھی جمائی لے تو اپنے ہاتھ کے ساتھ منہ بند کر لے، کیونکہ (ایسا نہ کرنے کی وجہ سے) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے"(۲۷)

اس موضوع کی دیگر احادیث بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں لیکن طلبِ حق کے لئے یہی کافی ہیں جو ذکر کر دی گئی ہیں، اور ان سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ جنات اور شیاطین کا وجود کوئی وہم نہیں، حقیقت ہے اور اس حقیقت کو وہم وہی شخص قرار دے سکتا ہے جو ضدی اور متکبر ہو۔

(۲) جادو کے وجود پر دلائل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی دلائل

(۱) فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْا الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰاهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾ (۲۸)

"اور سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے، وہ لوگ اس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمانؑ کافر نہ تھے، البتہ یہ شیطان کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے، اور وہ باتیں جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت وماروت پر اتاری گئی تھیں، اور وہ دونوں (ہاروت وماروت) کسی کو جادو نہیں سکھلاتے تھے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے کہ ہم آزمائش ہیں پس تو کافر نہ ہو۔ پھر بھی وہ ان سے ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں جن کی وجہ سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی کرا دیں حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کا جادو سے کچھ بگاڑ نہیں سکتے، اور ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں، نقصان ہی نقصان ہے، اور یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی (ایمان دے کر) جادو خریدے وہ آخرت میں بدنصیب ہے، اگر وہ سمجھتے ہوتے تو جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، اس کا برا بدلہ ہے"

(۲) ﴿قَالَ مُوْسٰى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ اَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُوْنَ﴾ (۲۹)

"موسیٰؑ نے کہا: تم سچ بات کو، جب وہ تمہارے پاس آئی (جادو کہتے ہو) بھلا یہ کوئی جادو ہے؟ اور جادوگر تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے"

(۳) ﴿فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (۳۰)

"جب انہوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈالیں تو موسیٰؑ نے کہا: یہ جو تم لے کر آئے ہو وہ تو جادو ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اس کو باطل کردے گا، کیونکہ اللہ شریر لوگوں کا کام بننے نہیں دیتا، اور اپنی باتوں سے اللہ حق کو حق کر دکھائے گا اگرچہ نافرمان لوگ برا مانیں"

(۴) ﴿فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى﴾ (۳۱)

"موسیٰؑ اپنے دل ہی دل میں سہم گیا، ہم نے کہا: مت ڈر، بے شک تو ہی غالب رہے گا، اور جو عصا تیرے داہنے ہاتھ میں ہے، اس کو (میدان میں) ڈال دے، انہوں نے جو ڈھونگ رچایا ہے اسکو ہڑپ کر جائے گا، انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں جادو کا تماشا ہے، اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہوتا"

(۵) ﴿وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰىٓ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ﴾ (۳۲)

"اور ہم نے موسیٰؑ کو وحی بھیجی تو بھی اپنا عصا ڈال دے، سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا، پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا، پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے، اور وہ جو جادوگر تھے سجدہ میں گر گئے، کہنے لگے: ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ وہارون کا بھی رب ہے"

(۶) ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ (۳۳)

"آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے، اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی، اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے"

امام قرطبیؒ ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: (۳۴)

"وہ جادوگر عورتیں جو دھاگوں کی گرہیں بنا کر ان پر دم کرتی اور پھونکتی ہیں"

اور حافظ ابن کثیرؒ اسی کی تفسیر میں کہتے ہیں: "مجاہدؒ، عکرمہؒ، حسنؒ، قتادہؒ اور ضحاکؒ نے "النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ" سے جادوگر عورتیں مراد لی ہیں" (۳۵)

اور یہی بات ابن جریر طبریؒ نے بھی کہی ہے، اور قاسمیؒ کہتے ہیں کہ مفسرین نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ (۳۶) جادو اور جادوگروں کے متعلق دیگر بہت سی آیات موجود و مشہور ہیں اور اسلام کی تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے۔

حدیثِ نبویؐ سے چند دلائل

(۱) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ قبیلہ بنو زُریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے (جسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا) رسولِ اکرم ﷺ پر جادو کر دیا، جس سے آپ ﷺ متاثر ہوئے۔ چنانچہ آپؐ کا خیال ہوتا کہ آپؐ نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ آپؐ نے نہیں کیا ہوتا تھا۔ یہ معاملہ ایسے چلتا رہا یہاں تک کہ آپؐ ایک دن (یا ایک رات) میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے، اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے: "اے عائشہؓ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے، میرے پاس دو آدمی آئے تھے، جن میں سے ایک میرے سر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور ایک نے دوسرے سے پوچھا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کو کیا ہوا ہے؟ — اس پر جادو کیا گیا ہے!

کس نے کیا ہے؟ — لبید بن اعصم نے......

کس چیز میں کیا ہے؟ — کنگھی، بالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں

جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے، وہ کہاں ہے؟ — بئر ذروان میں......

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کرامؓ کے ساتھ اس کنویں کو آئے (اسے نکالا اور پھر) واپس آگئے اور فرمانے لگے:

"اے عائشہؓ! اس کا پانی انتہائی سرخ رنگ کا ہو چکا تھا اور اس کی کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں" (یعنی وہ انتہائی بدشکل تھیں)۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے جادو کنویں سے نکالا نہیں؟

آپؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں۔"

اس کے بعد آپؐ نے اسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اسے زمین میں دبا دیا گیا۔ (۲۷)

شرح حدیث: یہودیوں نے اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے لبید بن اعصم (جو ان میں سب سے بڑا جادوگر تھا) کے ساتھ یہ بات طے کر لی تھی کہ وہ رسول اکرم ﷺ پر جادو کرے گا اور وہ اسے اس کے بدلے میں تین دینار دیں گے، چنانچہ اس بدبخت نے یہ کام اس طرح کر ڈالا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے ذریعے جو آپؐ کے گھر میں آتی جاتی تھی، آپ کے چند بال منگوا لئے اور ان پر جادو کر کے انہیں بئر ذروان میں رکھ دیا۔

اس حدیث کی مختلف روایات کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جادو آپ کو اپنی بیویوں کے قریب جانے سے روکنے کے لئے تھا، چنانچہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپؐ اپنی کسی بیوی سے جماع کر سکتے ہیں، پھر جب قریب ہوتے تو نہ کر پاتے، بس اس کا آپؐ پر یہی اثر تھا، اس کے علاوہ آپ کی عقل اور آپ کے تصرفات جادو کے اثر سے محفوظ تھے۔

اس جادو کی مدت میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے چالیس دن اور بعض نے کوئی اور مدت بیان کی ہے۔ اللہ کو ہی معلوم ہے کہ اس کی مدت کتنی تھی، پھر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی اور اللہ نے آپؐ کی دعا قبول کر لی اور دو فرشتوں کو آپؐ کی طرف اتار دیا۔ جن کے درمیان ایک مکالمہ ہوا (جو گزشتہ سطروں میں بیان کیا گیا ہے) اس سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ جادو کس نے کیا ہے اور کس چیز میں کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں ہے۔

آپؐ پر کیا گیا یہ جادو انتہائی شدید تھا، اور اس سے یہودیوں کا مقصد آپؐ کو قتل کرنا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اور اس کا اثر صرف اتنا ہو سکا جو کہ ذکر کر دیا گیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراض اور اس کا جواب

مازریؒ کہتے ہیں: مبتدعین نے اس حدیث کا انکار کیا ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ حدیث منصبِ نبوت کی توہین اور اس میں شکوک و شبہات پیدا کرتی ہے اور اسے درست ماننے سے شریعت پر اعتماد اٹھ جاتا ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ کو خیال آتا ہو کہ جبریلؑ آئے حالانکہ وہ نہ آئے ہوں او ریہ کہ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ وحی نہ کی گئی ہو!!

پھر کہتے ہیں کہ مبتدعین کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ معجزاتِ نبوت اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ آپؐ تبلیغ وحی کے سلسلے میں معصوم اور سچے تھے۔ آپ ﷺ کی عصمت جب معجزات جیسے قوی دلائل سے ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس کے خلاف جو بات بھی ہوگی وہ بیجا تصور کی جائے گی۔(۳۸)

ابوالجکنیی الیوسفیؒ کا کہنا ہے:

"جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے، تو اس سے منصبِ نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، کیونکہ دنیا میں انبیا پر بیماری آسکتی ہے جو آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے، لہٰذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر آپ کو خیال ہوتا تھا کہ آپؐ نے دنیاوی امور میں سے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا، اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دے دی کہ آپؐ پر جادو کیا گیا ہے اور وہ فلاں جگہ پر ہے، اور آپؐ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروادیا تھا تو اس سبب سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا، کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی، جس سے آپ کی عقل متاثر نہیں ہوئی۔ صرف اتنی بات تھی کہ آپ کا خیال ہوتا کہ شاید آپؐ اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جبکہ آپؐ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا، سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہو سکتا ہے" ...... پھر کہتے ہیں:

"اور حیرت اس شخص پر ہوتی ہے کہ جو جادو کی وجہ سے آپؐ کے بیمار ہونے کو رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے حالانکہ قرآن مجید میں فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے، اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں...... لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی"(۳۹)

مگر حضرت موسیٰؑ کے متعلق کسی نے یہ نہیں کہ جادوگروں کے جادو کی وجہ سے انہیں جو خیال آرہا تھا وہ ان کے منصبِ نبوت کے لئے عیب تھا، (سو اگر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپؐ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی، عیب نہیں ہو سکتا کیونکہ) اس طرح کی بیماری انبیاء پر آسکتی ہے جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے۔ خلاف عادت معجزات عطا کرتا ہے، جادوگروں اور کافروں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لئے خاص کر دیتا ہے"(۴۰)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "سات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاک کرنے والے کاموں سے بچ جاؤ"

صحابہ کرامؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ سات کام کون سے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن ایمان والی اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا"۔(۴۱)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسے ہلاک کردینے والے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے، اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے، محض خام خیالی نہیں۔

(۳) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا، پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا، اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا"۔(۴۲)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سیکھنے کا ایک راستہ بتایا ہے تاکہ مسلمان اس راستے سے بچ سکیں، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقی علم ہے جسے باقاعدہ طور پر حاصل کیا جاتا ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے:

﴿فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ﴾

"پھر وہ ان دونوں سے اس چیز کا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں"

مذکورہ حدیث اور آیت دونوں جادو کا علم حاصل کرنے کی مذمت کے ضمن میں آئی ہیں، جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جادو دوسرے علوم کی طرح ایک علم ہے اور اس کے چند اصول ہیں جن پر اس کی بنیاد ہے۔

(۴) عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لئے فال نکالی گئی، اور جس نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا، اور جس نے جادو کیا یا اس کے لئے جادو کیا گیا اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کردی تو اس نے نبی محمد ﷺ کی شریعت سے کفر کیا"۔(۴۳)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور نبیؐ کسی ایسی چیز سے ہی منع کرتا ہے جو حقیقتاً موجود ہو۔

(۵) ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں داخل نہیں ہوگا: شراب پینے والا، جادو پر یقین رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا"۔(۴۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ جادو بذات خود اثر انداز ہوتا ہے، سو ہر مؤمن پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جادو یا کوئی اور چیز سوائے اللہ کی مرضی کے کچھ نہیں کر سکتی، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَمَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

"اور وہ (جادوگر) کسی کو جادو کے ذریعے نقصان نہیں پہنچا سکتے، سوائے اس کے کہ اللہ کا حکم ہو"

(۶) حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا اس نے اس کی تصدیق کر دی، تو اس نے نبی کریم ﷺ پر اتارے گئے دین سے کفر کیا"(۴۵)

علماء کے اقوال

(۱) امام خطابیؒ کہتے ہیں:

"کچھ لوگوں نے جادو کا انکار کیا ہے اور اس کی حقیقت کو باطل قرار دیا ہے، اور اس کا جواب یہ ہے کہ جادو ثابت اور حقیقتاً موجود ہے، اس کے ثبوت پر عرب، فارس، ہند اور کچھ روم کی اکثر قوموں کا اتفاق ہے، اور یہی قومیں صفحۂ ہستی پر بسنے والے لوگوں میں افضل ہیں اور انہیں میں علم و حکمت زیادہ ہے اور فرمانِ الٰہی ہے ﴿يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ "وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں" اور اس سے پناہ طلب کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے: ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ اور جادو کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں جن کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو دیکھی ہوئی چیزوں اور بدیہی باتوں کو نہ مانتا ہو...... سو جادو کی نفی کرنا جہالت اور نفی کرنے والے پر تردید کرنا بے ہودگی اور فضول کام ہے۔(۴۶)

(۲) امام قرطبیؒ کا کہنا ہے:

"اہل السنہ کا مذہب یہ ہے کہ جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، جبکہ معتزلہ اور امام شافعیؒ کے شاگردوں میں سے ابو اسحق الاستر ابادی کا مذہب یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور یہ محض ایک ملمع سازی، حقیقت پر پردہ پوشی اور وہم و گمان ہے اور شعبدہ بازی کی قسموں میں سے ایک ہے، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ﴿يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى﴾ یعنی کہ حضرت موسیٰؑ کو ایسے خیال آیا کہ جادوگروں کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں اور یوں نہیں فرمایا کہ وہ فی الواقع دوڑ رہے تھے، اور اسی طرح سے فرمایا ﴿سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ﴾ یعنی انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔

پھر امام قرطبیؒ کہتے ہیں:

"ان آیات میں معتزلہ وغیرہ کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ خود تخیل یعنی کسی کو وہم و گمان میں مبتلا کر دینا بھی جادو کا ایک حصہ ہے، اور اس کے علاوہ دیگر عقلی و نقلی دلائل سے بھی جادو کا فی الواقع موجود ہونا ثابت ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(i) آیت ﴿وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ......﴾ میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ جادو کا علم سکھاتے تھے، چنانچہ علم جادو حقیقت میں موجود نہ ہوتا تو اس کی تعلیم ممکن نہ ہوتی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دیتے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

(ii) فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ﴾ یعنی وہ عظیم جادو لے کر آئے۔

(iii) سورۂ فلق کے سببِ نزول پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ لبید بن اعصم کے جادو کی وجہ سے نازل ہوئی۔

(iv) صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ یہودیوں کے قبیلے بنو زُریق سے تعلق رکھنے والے لبید بن اعصم نے آپ ﷺ پر جادو کر دیا تھا......اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ جب آپؐ پر کیے گئے جادو کا اثر ختم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "إن الله شفاني" اور شفا اسی وقت ہوتی ہے جب بیماری ختم ہو جائے، سو اس سے ثابت ہوا کہ واقعتا جادو کا اثر آپؐ پر ہوا تھا...... مذکورہ آیات و احادیث جادو کے فی الواقع موجود ہونے کی یقینی اور قطعی دلیلیں ہیں اور اسی پر ان علماء کا اتفاق ہے جن کے اتفاق کو اجماع کہتے ہیں، رہے معتزلہ وغیرہ تو ان کی مخالفت ناقابل اعتبار ہے۔" امام قرطبیؒ مزید کہتے ہیں:

"جادو کا علم مختلف زمانوں میں منتشر رہا ہے اور لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں، سو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے اور صحابہ و تابعین کرام میں سے کسی ایک سے اس کا انکار ثابت نہیں" (تفسیر قرطبی: ۲/۴۶)

(۳) امام مازریؒ کا کہنا ہے:

"جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، اور جس پر جادو کیا جاتا ہے اس پر اس کا اثر ہوتا ہے، اور کچھ لوگوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور محض وہم و گمان ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ جادو ان چیزوں میں سے ہے جن کا علم باقاعدہ طور پر سیکھا جاتا ہے اور یہ کہ جادو کی وجہ سے جادوگر کافر ہو جاتا ہے اور یہ کہ جادو کر کے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جاسکتی ہے، چنانچہ یہ ساری باتیں کسی ایسی چیز کے متعلق ہی ہو سکتی ہیں جو فی الواقع موجود ہو، اور آپ ﷺ پر جادو والی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ چند چیزوں کو دفن کیا گیا تھا اور پھر انہیں نکال دیا گیا، تو کیا یہ سب کچھ جادو کی حقیقت کی دلیل نہیں ہے؟ اور یہ بات عقلاً بعید نہیں ہے کہ باطل سے مزین کیے ہوئے کلام کو بولتے وقت یا چند چیزوں کو آپس میں ملاتے وقت یا کچھ طاقتوں کو اکٹھا کرتے وقت جس کا طریقۂ کار جادوگر کو ہی معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کسی خلافِ عادت کام کو واقع کر دے۔

اور یہ بات تو ہر شخص کے مشاہدے میں موجود ہے کہ کچھ چیزیں انسان کی موت کا سبب بن جاتی ہیں مثلاً زہر وغیرہ اور کچھ چیزیں انسان کو بیمار کر دیتی ہیں، مثلاً گرم دوائیاں، اور کچھ چیزیں انسان کو تندرست بنا دیتی ہیں مثلاً وہ دوائیاں جو بیماری کے الٹ ہوتی ہیں، سو اس طرح کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاہدہ کرنے والا آدمی اس بات کو بھی عقلاً بعید نہیں سمجھتا کہ جادوگر کو چند ایسی چیزوں کا علم ہو جو موت کا سبب بنتی ہوں یا اسے ایسا کلام معلوم ہو جو تباہ کن ثابت ہو یا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہو"(۴۷)

(۴) امام نوویؒ کہتے ہیں:

"اور صحیح یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود ہے اور اسی موقف کو اکثر و بیشتر علماء نے اختیار کیا ہے اور کتاب و سنت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے"(۴۸)

(۵) امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

"اور جادو فی الواقع موجود ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں، وہ جو کہ مار دیتا ہے، اور وہ جو کہ بیمار کر دیتا ہے، اور وہ جو کہ خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے روک دیتا ہے، اور وہ جو کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے، اور یہ بات تو لوگوں کے ہاں بہت مشہور ہے کہ جادو کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہوتا، پھر جب اس سے جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو وہ جماع کرنے کے قابل ہو جاتا ہے، اور یہ بات تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے جس کا انکار کرنا ناممکن ہوتا ہے، اور اس سلسلے میں جادوگروں کے قصے اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ ان سب کو جھوٹا قرار دینا ناممکن ہے"(۴۹) ...... مزید کہتے ہیں:

"جادو جھاڑ پھونک اور گرہیں لگانے کا نام ہے، جس سے دل و جان پر اثر ہوتا ہے، بیماری کی شکل میں، یا موت کی شکل میں، یا میاں بیوی کے درمیان جدائی کی شکل میں، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾ "وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھنے لگے"

اور فرمایا: ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ یعنی وہ جادوگر عورتیں جو اپنے جادو پر گرہیں لگاتی اور ان پر پھونک مارتی ہیں، ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، سو جادو کی اگر کچھ حقیقت نہ ہوتی تو اس سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیا جاتا"(۵۰)

(۶) علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

"فرمانِ الٰہی ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ اور حدیثِ عائشہؓ اس بات کے دلائل ہیں کہ جادو اثر انداز ہوتا ہے اور واقعتاً موجود ہے"(۵۱)

(۷) امام ابن ابی العز حنفیؒ فرماتے ہیں:

"علماء نے حقیقتِ جادو اور اس کی اقسام میں اختلاف کیا ہے، ان میں سے اکثر یہ کہتے ہیں کہ جادو کبھی جادو کیے گئے آدمی کی موت کا سبب بنتا ہے اور کبھی اس کی بیماری کا"(۵۲)

جادو کی اقسام

(حصہ سوم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام

امام رازیؒ کہتے ہیں کہ جادو کی آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) ان لوگوں کا جادو جو سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہی ستارے کائنات کے امور کی تدبیر کرتے ہیں اور خیر وشر کے مالک ہیں، اور یہ وہ لوگ تھے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نبی بنا کر بھیجا۔

(۲) اصحابِ اوہام اور نفوسِ قویہ کا جادو: رازیؒ نے اس بات کی دلیل کہ وہم کی تاثیر ہوتی ہے، یہ پیش کی ہے کہ ایک درخت کا تنا جب زمین پر پڑا ہو تو انسان اس پر چل سکتا ہے، لیکن اگر اسی تنے کو کسی نہر پر پل بنا کر گاڑ دیا جائے تو وہ اس پر نہیں چل سکتا، اسی طرح ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص کے ناک سے خون بہہ رہا ہو وہ سرخ رنگ کی چیزوں کی طرف نہ دیکھے، اور جس شخص کو مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو وہ چمکیلی اور گھومنے والی چیزوں کی طرف نہ دیکھے، اور یہ سب تصورات صرف اس لئے اختیار کئے گئے ہیں کہ انسانی نفس فطری طور پر ان وہموں کو قبول کر لیتا ہے۔

(۳) جادو کی تیسری قسم یہ ہے کہ گھٹیا اَرواح یعنی شیطان قسم کے جنوں سے مدد حاصل کر کے جادو کا عمل کرنا اور جنات کو قابو میں لانا چند آسان کاموں کی مدد سےممکن ہے بشرطیکہ ان میں کفر و شرک پایا جاتا ہو۔

(۴) شعبدہ بازی اور چند کام برق رفتاری سے کر کے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرنا، چنانچہ ایک ماہر شعبدہ باز ایک عمل کر کے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے، اور جب لوگ مکمل طور پر اپنی نظریں اس عمل پر ٹکائے ہوئے ہوتے ہیں، اچانک اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ وہ ایک اور عمل کرتا ہے جس کی لوگوں کو ہرگز توقع نہیں ہوتی، سو وہ حیران رہ جاتے ہیں، اور لوگوں کی ایسی حیرانی میں وہ اپنا کام کر جاتا ہے۔

(۵) وہ عجیب وغریب چیزیں جو بعض آلات کی فٹنگ سے سامنے آتی ہیں، مثلاً وہ بگل جو ایک گھوڑ سوار کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وقفے وقفے سے خود بخود بجتا رہتا ہے، اور اسی طرح ٹائم پیس وغیرہ ہیں جو وقتِ مقررہ پر خود بخود بجنے لگ جاتے ہیں۔ امام رازی لکھتے ہیں کہ اس کو درحقیقت جادو میں شمار نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ اس کا ایک خاص طریقۂ کار ہوتا ہے اور جو بھی اسے معلوم کر لیتا ہے اس کے بعد وہ ایسی چیزوں کو ایجاد کر سکتا ہے۔ اور ہمارا خیال بھی یہی ہے کہ سائنسی ترقی کے بعد اس زمانے میں تو یہ چیزیں عام ہو گئی ہیں، لہٰذا اسے جادو کا حصہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(۶) بعض دوائیوں کے خواص سے مدد لیکر عجیب وغریب بیماریوں کے علاج دریافت کرنا۔

(۷) دل کی کمزوری، اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب کوئی جادوگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے ''اسم اعظم''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہے اور جنات اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔اس کا یہ دعویٰ جب کمزور دل والا انسان سنتا ہے تو اسے درست تسلیم کرلیتا ہے اور خواہ مخواہ اس سے ڈرنے لگ جاتا ہے، اسی حالت میں جادوگر جو چاہتا ہے، اسے کر گزرنے کی پوزیشن میں آجاتا ہے

(۸) چغل خوری کر کے لوگوں میں نفرت کے جذبات بھڑکا دینا اور ان میں سے کچھ کو اپنے قریب کر لینا اور ان سے اپنے مطلب کا کام نکالنا......

حافظ ابن کثیرؒ ان آٹھ اقسام کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ان اقسام میں سے بہت ساری قسموں کو امام رازیؒ نے فن جادو میں اس لئے شامل کر دیا ہے کہ ان کو سمجھنے کے لئے انتہائی باریک بین عقل درکار ہوتی ہے، اور 'سحر' عربی زبان میں ہر ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو باریک ہو اور اس کا سبب مخفی ہو" (۵۳)

امام راغبؒ کے نزدیک اقسامِ جادو

امام راغب کہتے ہیں: "سحر کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے:

(۱) جو لطیف اور انتہائی باریک ہو اور لطافت اور باریکی کی وجہ سے اس میں دھوکہ دہی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔

(۲) جو بے حقیقت توہمات سے واقع ہو۔

(۳) جو شیطانوں کی مدد و معاونت سے حاصل ہو۔

(۴) جو ستاروں کو مخاطب کرنے سے ہو" (۵۴)

اقسامِ جادو کے متعلق ایک وضاحت

امام رازی اور راغب کی تقسیماتِ جادو میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے فن جادو میں وہ چیزیں داخل کردی ہیں جن کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے لفظ 'سحر' کے عربی زبان میں معنی کو سامنے رکھا ہے اور "سحر" عربی میں ہر اس چیز پر بولتے ہیں جو لطیف ہو اور اس کا سبب مخفی ہو۔ چنانچہ انہوں نے نئی نئی ایجادات اور ہاتھ کی صفائی سے برآمد ہونے والے اُمور کو بھی جادو میں شامل کر دیا ہے، اور اسی طرح چغل خوری کر کے کام نکالنے کو بھی انہوں نے جادو قرار دیا ہے کیونکہ ان سب کے اسباب مخفی ہوتے ہیں، اور ان سب چیزوں کا ہماری بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہماری گفتگو کا دارومدار صرف حقیقی جادو پر ہے جس میں جادوگر جنات اور شیاطین کا سہارا لیتا ہے۔

پھر ایک اور حقیقت کا بیان بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ رازیؒ اور راغبؒ نے ستاروں کے ذریعے جادو کا عمل کرنے کا ذکر کیا ہے، جبکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ستارے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں اور اللہ ہی کے اَحکامات کے پابند ہیں اور نہ ان کی کوئی روحانیت ہے اور نہ تاثیر ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کئی جادوگر ستاروں کے نام لے کر ان سے مخاطب ہوتے ہوئے نظر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں اور اس کے بعد ان کا جادو مکمل ہوتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چیز جادو کی تاثیر کی وجہ سے نہیں شیطانوں کی تاثیر کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ خود شیطانوں نے جادوگروں کو یہ تعلیمات دے رکھی ہوتی ہیں کہ وہ ستاروں کو پکارا کریں، چنانچہ وہ جب ایسا کرتے ہیں تو خود شیطان جادو کے سلسلے میں ان سے تعاون کرتے ہیں، لیکن اس کا پتہ جادوگروں کو نہیں لگنے دیتے، جیسا کہ کافر پتھر سے بنے ہوئے بتوں کو جب پکارتے تھے تو شیطان بتوں کے اندر سے ان کو جواب دیتے تھے، اور کافروں کو یقین ہو جاتا تھا کہ یہی بت ان کے معبود ہیں، حالانکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا، یہ تو صرف شیطانوں کی طرف سے ان کافروں کو گمراہ کرنے کا ایک طریقہ تھا۔ (جاری ہے)

حوالہ جات

(۱) بخاری ۲۲۷۶، مسلم ۲۲۰۱، ترمذی ۲۰۶۳، ابن ماجہ ۲۱۵۶......(۲) تہذیب اللغۃ، ج ۴، ص ۲۹۰......(۳) لسان العرب، ج ۴ ص ۳۴۸......(۴) ایضاً......(۵) مقاییس اللغۃ، ص ۵۰۷ اور المصباح، ص ۲۶۷......(۶) المعجم الوسیط، ج ۱ ص ۴۱۹......(۷) محیط المحیط، ص ۳۹۹......(۸) المصباح المنیر، ص ۲۶۸......(۹) المغنی، ج ۱۰ ص ۱۰۴......(۱۰) زاد المعاد ج ۴ ص ۱۲۶......(۱۱) سورۂ طہٰ، ۳۴......(۱۲) سورۃ الاحقاف، ۲۹......(۱۳) سورۃ الانعام، ۱۳۰......(۱۴) سورۃ الجن، ۱......(۱۵) سورۃ الجن، ۶......(۱۶) سورۃ المائدۃ، ۹۱......(۱۷) سورۃ النور، ۲۱......(۱۸) مسلم، ج ۴ ص ۷۰ النووی......(۱۹) مالک، ج ۱ ص ۶۸، بخاری، ج ۶ ص ۳۴۳ مع فتح، النسائی ج ۲ ص ۱۲، ابن ماجہ، ج ۱ ص ۲۳۹......(۲۰) بخاری ج ۲ ص ۲۵۳ مع فتح، مسلم، ج ۴ ص ۱۶۸ مع نووی......(۲۱) احمد، ج ۶ ص ۱۵۳ و ۱۶۸/ مسلم ج ۱۸ ص ۱۲۳ مع نووی......(۲۲) بخاری، ج ۴ ص ۲۸۲، مسلم ج ۱۴ ص ۱۵۵......(۲۳) مسلم ج ۱۳ ص ۱۹۱......(۲۴) بخاری ج ۸ ص ۲۱۲، مسلم ج ۱۵ ص ۱۲۰......(۲۵) بخاری ج ۳ ص ۲۸، مسلم ج ۶ ص ۶۴......(۲۶) بخاری ج ۱۲ ص ۲۸۳، مسلم ج ۱۵ ص ۱۶......(۲۷) مسلم ج ۱۸، ص ۱۲۲، دارمی ج ۱ ص ۳۲۱......(۲۸) سورۃ البقرۃ، ۱۰۲......(۲۹) سورۂ یونس ۷۷......(۳۰) سورۂ یونس: ۸۱، ۸۲......(۳۱) سورۂ طہٰ، ۶۷ تا ۶۹......(۳۲) سورۃ الاعراف، ۱۱۷ تا ۱۲۲......(۳۳) سورۃ الفلق......(۳۴) تفسیر قرطبی، ج ۲۰ ص ۲۵۷......(۳۵) تفسیر ابن کثیر، ج ۴ ص ۵۷۳......(۳۶) تفسیر قاسمی ج ۱۰ ص ۳۰۲......(۳۷) بخاری ج ۱۰ ص ۲۲۲، مسلم ج ۱۴ ص ۱۷۴، کتاب السلام، باب السحر......(۳۸) زاد المسلم، ج ۴ ص ۲۲۱......(۳۹) سورۂ طہٰ کی آیات ۶۶ تا ۶۹......(۴۰) زاد المسلم، ج ۴ ص ۲۲......(۴۱) بخاری، ج ۵ ص ۳۹۳، مسلم ج ۲ ص ۸۳......(۴۲) ابوداود ۳۹۰۵، ابن ماجہ ۳۷۲۶، الصحیحہ للالبانی ۷۹۳، صحیح سنن ابن ماجہ ۳۰۰۲......(۴۳) ہیثمی نے المجمع (ج ۵ ص ۲۰) میں کہا ہے کہ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح بخاری کے رجال میں سے ہیں سوائے اسحق بن ربیع کے جو ثقہ ہے اور منذری الترغیب (ج ۴، ص ۵۲) میں کہتے ہیں: اس حدیث کی سند اچھی ہے اور شیخ البانی تخریج الحلال والحرام (۲۸۹) میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن لغیرہ کے درجہ تک پہنچتی ہے......(۴۴) ابن حبان اور البانی تخریج الحلال والحرام (۲۹۱) میں کہتے ہیں، یہ حدیث حسن کے درجے کو پہنچتی ہے......(۴۵) حافظ منذریؒ الترغیب (ج ۴ ص ۵۳) میں کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار اور ابویعلی نے حضرت ابن مسعودؓ سے اچھی سند کے ساتھ روایت کیا ہے......(۴۶) شرح السنہ ج ۱۲ ص ۱۸۸......(۴۷) زاد المسلم، ص ۲۲۵ ج ۴......(۴۸) فتح الباری ص ۲۲۲، ج ۱۰......(۴۹) المغنی، ج ۱۰ ص ۱۰۶......(۵۰) فتح المجید، ص ۳۱۴......(۵۱) بدائع الفوائد ج ۲ ص ۲۲۷......(۵۲) شرح عقیدۂ طحاویہ، ص ۵۰۵......(۵۳) تفسیر ابن کثیر، ج ۱ ص ۱۴۷......(۵۴) المفردات از امام راغب سحر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ